ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

متاعِ غم چمن کو دی بانداز دگر میں نے ۔۔۔ دیا لالے کو داغ اور پھول کو چاکِ جگر میں نے

وہی پرواز اب بھی میری آزادی کی ضامن ہے ۔۔۔ قفس سے تا بگلشن کی تھی جو بے بال و پر میں نے

ہیں اشکِ غم شفق بھی پھول بھی اور شبنمِ تر بھی ۔۔۔ سجا رکھی ہے شامِ ہجر اک بزمِ سحر میں نے

ہر اک نقشِ قدم پر اس لئے کرتا رہا سجدے ۔۔۔ کہ ہر منزل کو سمجھی تھی تمھاری رہ گزر میں نے

ستاروں کو گلوں کو آج تک ہے جستجو اس کی ۔۔۔ دکھایا تھا ازل میں ان کو جو داغِ جگر میں نے

سیہ بختی کی ظلمت تھی کہ میری عمر کے لمحے ۔۔۔ نہ دیکھی زندگی میں شامِ فرقت کی سحر میں نے

جنوں کی شورشیں، اور فصلِ گل میں بے محابا تھیں ۔۔۔ مگر رکھی ہے پھر بھی جیب و داماں پر نظر میں نے

شبِ غم ظلمتوں کا ذکر کیا ان کے تصور سے ۔۔۔ بنا رکھا ہے دل کو منزلِ شمس و قمر میں نے

قفس ہو یا چمن گزرے جہاں وہ دن فراغت سے ۔۔۔ اسی کو بیکسیِ عشق میں سمجھا ہے گھر میں نے

بہر صورت ہے بے معنی قیامِ منزلِ ہستی ۔۔۔ کیا تھا کیوں خدا جانے ادھر عزمِ سفر میں نے

کہاں بارِ امانت کی گرانی اور کہاں یہ دل ۔۔۔ خدا جانے ازل میں کیوں لیا یہ دردِ سر میں نے

حقیقت اپنی اس کو اے الم کیوں کر نظر آئے
ابھی دنیا کو بخشا ہے کہاں ذوقِ نظر میں نے